سرکاری ہسپتال میں پرائیوٹ ملازمت

ازمفتی نعمت اللہ حقانی

استاد شعبہ تخصص فی الفقہ جامعہ المرکز الاسلامی

محترم مفتی نعمت اللہ حقانی صاحب!

مختصر تمہید:۔

میں یہاں ایک دیہاتی سرکاری ہسپتال میں ڈینٹل سرجن (ماہر امراض دندان) یعنی دانتوں کا ڈاکٹر ہوں روزانہ اوسطاً آٹھ دس مریض ہوتے ہیں جو کہ اکثر دانت نکلوا کر رخصت ہو جاتے ہیں باقی اوقات میں اکثر فارغ بیٹھا رہتا ہوں دانتوں کے دیگر طریقہ ہائے علاج کے علاوہ کیڑا لگے ہوتے دانتوں (کوڑھ یا سوراخ والے) کی بھروائی (Filling) کی جاتی ہے جس سے دانت مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتا ہے چنانچہ اس کے لئے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان کچھ میل کی تہہ (پتھری) کو صاف کیا جاتا ہے یا بعض اوقات لمبے اور بڑھے مسوڑھوں کو کاٹ لیا جاتا ہے۔دانتوں کی بھروائی اور صفائی (Scaling) کے لئے مندرجہ ذیل اوزار اور سامان کی ضرورت ہوتی ہے (۱) ایک مشین۔اس کے ساتھ ایک دوسرے چھوٹے سے مشین کو پیوست کیا جاتا ہے۔جس کو (Handle piece) کہا جاتا ہے (۲) اس ہینڈ پیس میں دانت میں سوراخ کرنے کے لئے چھوٹے اوزار (۳) BUR فٹ کئے جاتے ہیں (۴) بھرائی والے مصالحہ جات۔پھر بجلی کے ذریعے چلا کر دانتوں میں سوراخ مناسب انداز سے برابر کیا جاتا ہے یا دانتوں کی صفائی کی جاتی ہے۔جو (۱) کے تحت مشین ہے وہ سرکاری ہے۔ڈھانچہ مشین حکومت کا ہے البتہ کام میں لانے کے لئے مرمت پر اپنی طرف سے خرچہ کیا ہے۔جب کہ بجلی سرکاری استعمال ہوتی ہے۔(۲) کے تحت اوزار اور (۳) کے تحت چھوٹے اوزار (۴) کے تحت مصالحہ جات میرے ذاتی ہوتے ہیں۔ بعض مریض خود آکر مجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ جتنا خرچہ آتا ہو میں ادا کروں گا لیکن اس ہسپتال میں دانت بھروالو میرے پاس ذاتی مطب میں آنے کے لئے وقت نہیں ہے یا مثلاً خاتون مریضہ ہوتی ہے اس کے لواحقین کہتے ہیں کہ ادھر ہسپتال ہی میں دانت بھروالو فیس دے دیں گے کیونکہ آپ کے ذاتی مطب میں مریضہ کو لانے میں ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے (میرا ذاتی مطب ہسپتال سے 16 کلومیٹر دور ہے) یا بعض اوقات میں دانت کا معائنہ کر کے مریض کو بتاتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہوسکتا ہے اس کی بھرائی (Filling) کروانی ہوگی اس پر اتنا خرچہ آئے گا۔کیونکہ سرکاری طور پر بھرائی کا انتظام نہیں ہے۔بھرائی کے لئے استعمال ہونے والے مصالحہ جات (Materials) میرے ذاتی ہیں۔اس طرح وہ برضاء ورغبت دانت بھروالیتا ہے جیسا کہ اوپر بتایا عموماً ان پرائیوٹ مریضوں کا علاج کرتے وقت سرکاری مریضوں (جو کہ نکلوانے والے یا دوا لکھانے والے ہوتے ہیں) کے وقت کا حرج نہیں ہوتا البتہ بعض اوقات چند منٹ ان کو انتظار کرنا پڑتا ہے کہ فارغ وقت میں اول الذکر مریض کا علاج شروع کیا اور آخر الذکر مریض آگیا اور تھوڑی دیر انتظار کی۔ایسا بہت

کم ہوتا ہے۔

وضاحت:

ان مریضوں سے ذاتی مطب کی نسبت فیس کم لی جاتی ہے مثلاً مطب میں 60 ادھر 40 مطب میں 150 روپے ادھر 100 روپے (اگر بھروائی کے مریض ہوتے ہیں)

حکومت کا قانون:

ہسپتال کے اوقات میں (سرکاری وقت میں) ہسپتال کے اندر پرائیوٹ پریکٹس پر پابندی ہے ہسپتال کے وقت کے بعد یعنی ڈیوٹی ٹائم کے بعد اسی سرکاری کرسی پر، سرکاری بجلی سے، سرکاری سامان سے، اور اوزار سے پرائیوٹ پریکٹس کی اجازت ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا حالات کی روشنی میں آپ فرمائیں کہ فتوی کیسا ہے یعنی حلال حرام جائز، ناجائز کے لحاظ سے وضاحت فرمائیں۔ بعض دوستوں نے کہا کہ آپ تو نیک نیتی سے ایسا کرتے ہیں یا اپنے نفع (پریکٹس) کے لئے ہسپتال میں کام کرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ حرام کے زمرے میں آتا ہو۔ (۱) کوئی مریض خود آکر پرائیوٹ طور پر اپنا علاج ہسپتال ٹائم میں کراتا ہو۔ (۲) میں مریض کو ترغیب دے دوں اور وہ برضا ورغبت حالات جان کر پرائیوٹ علاج پر آمادہ ہو جائے۔

نوٹ:

عرف عام میں ہمارے ذمہ دار افسران کو معلوم ہوتا ہے کہ ڈینٹل سرجن ایسا کرتے ہیں اور خاموشی اختیار کرتے ہیں لیکن تحریراً تو اجازت نہیں دے سکیں گے کیونکہ حکومتی وسائل بالکل نہ ہونے کے قریب ہوتے ہیں۔ یعنی سال میں دانت نکلوانے کے لئے استعمال ہونے والا انجکشن، روئی وغیرہ شاید ہی سرکاری مل جائے۔

بندہ ڈاکٹر تاج نواز ڈینٹل سرجن R.H.C گمبیلا ضلع لکی مروت

الجواب و باللہ التوفیق

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کی نوازش نامہ موصول ہوگئی، چند بار بغور دیکھنے کے لئے فرصت دے دی گئی۔ جواب دینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی خدمت میں چند تمہیدی کلمات گوش گزار کی جائے پھر جواب خود بخود حل ہو جائے گا (۱) جتنے سرکاری ادارے ہیں وہ تمام بیت المال کے زمرے میں آتے ہیں یعنی ان کے ساتھ عامۃ المسلمین کے حقوق وابستہ ہوتے ہیں شرعاً وقانوناً ہر ایک کو ان سے حق انتفاع حاصل ہے لیکن حاکم وقت کی طرف سے جو ضوابط وقواعد ان کے لئے مرتب ہیں انہی کو بروئے کار لا کر انہی اداروں سے استفادہ حاصل کرنا شرعاً درست ہوگا۔ کیونکہ امیر و حاکم وقت کے وہ احکام جو نصوص شرع سے متصادم نہ ہو، ماننا رعایا پر واجب وضروری ہے۔ (۲) نیز حاکم وقت کے حکم کا نفاذ مصلحت پر موقوف ہے اگر اس میں مصلحت ہو تو وہ نافذ ہوگا ورنہ نہیں

(۳) مسلمان کی مال ودولت بدون ان کی رضا واجازت استعمال میں لانا شرعاً درست نہیں (۴) اور ہر حالت میں ہر شخص کی خاموشی جواز وحلت کی دلیل نہیں بنا سکتی ہے۔لہذا مذکورہ تمہیدی مقدمات کی روشنی میں اگر آپ کے ساتھ مذکورہ فی السوال اوزار کے متعلق بااختیار افسر بالا کی طرف سے ایسی کوئی اذن واجازت یا تحریری ثبوت ہو کہ آپ سرکاری فریضہ انجام دہی کے بعد تمام کے تمام سرکاری آلات واسباب بروئے کار لا کر بمعہ کم درجہ فیس لیا کریں۔تو از روئے شرع ایسا کرنے میں آپ کے لئے گنجائش ہوگی اور اگر صرف اور صرف کچھ افسران کے علم میں یہ بات آجائے اور وہ خاموشی اختیار کریں جیسا کہ آپ نے اپنی تحریر میں عرف عام کا حوالہ دیا ہے تو اگر واقعی مذکورہ افسران بااختیار ہو، نیز بغیر کچھ خوشامد اور منت سماجت اور بغیر کسی سفارش یا بغیر رشوت دئے،اور نیز بلا کسی رسمی دباؤ اور بلا کسی عرفی لحاظ ومروت کے خاموش ہو۔تب تو آپ کے لئے مذکورہ مزدوری کی گنجائش ہوگی ورنہ ہرگز ہرگز گنجائش نہیں ہے کیونکہ بلا وجہ دوسروں کو فائدہ دینے کے لئے اپنا نقصان کیوں اٹھا رہے ہو۔اب اپنا حلال کسب وکاروبار اپنی جگہ یعنی کلینک میں عدل وانصاف کے ہوتے ہوئے کرلیا کریں فقط۔اور نہ مذکورہ فی السوال ضرورت اتنی سخت وشدید ہے جس کو فقہاء کرام کے مشہور قاعدہ ’’الضرورات تبیح المحظورات‘‘ کے تحت داخل کیا جائے۔اور ہماری تحریر کو اور کسی جید عالم دین یا تجربہ کار مفتی صاحب کو بھی دکھلائی جاوے۔اگر وہ آپ کے لئے کوئی بہتر صورت بتا سکتے ہیں تو درست ہے ورنہ اسی تحریر کو عملی جامہ پہنایئے۔بصورت بہتر صورت بتانے میں ہمیں بھی مطلع کریں۔

نوٹ: تفصیل کے لئے درجہ ذیل فقہی عبارات ملاحظہ ہوں۔

کما فی تفسیر القرطبی تحت الایه (واولی الامر منکم) واما اطاعة السلطان فتجب فیما کان للّٰه فیه طاعة ،ولا تجب فیما کان للّٰه فیه معصیة .الجامع الاحکام القران لابی عبدالله القرطبی .الجز الخامس ۱۶۸ .وکما فی بذل المجهود :قال رسول ﷺ الجهادواجب علیکم مع کل امیر براکان اوفاجرااو کما قال علیه الصلواۃو السلام نقل فی الحاشیة عن ابن حجر فیه جواز کون الامیر فاسقا جائرا وانه ینعزل بالفسق والجور وانه یجب اطاعتة مالم یامر بمعصیة الخ .بذل المجهود ج۴ص ۱۳ مکتبه قاسمیه ملتان. وکما فی بدائع الصنائع وقال علیه الصلواة السلام اسمعوا واطیعوا ولوامر علیکم عبد حبشی اجدع ماحکم فیکم بکتاب الله تعالیٰ ولانه نائب الامام وطاعة الامام لازمة کذا اطاعته لانها طاعة الامام الا ان یامرهم بمعصیة فلا تجوز طاعتهم ایاه فیها لقوله علیه السلام ’’لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق ‘‘ ولو امرهم بشئی لایدرون اینتفعون به ام لا فینبغی لهم ان یطیعوه فیه اذالم یعلموا کونه معصیة لان اتباع الامام فی محل الاجتهاد واجب کاتباع القضاة فی مواضع الاجتهاد والله تعالیٰ عز شانه اعلم بدائع الصنائع ج۷ص۹۹ .وکما فی شرح المجله :التصرف علی الرعیة منوط بالمصلحة .اتی بصیغة المصدر المحذوف فاعله لیفید التعمیم لکل من یلی امرا عاما یتعلق بالرعیة فیشمل السلطان ومن قلده السلطان بذاته اوبالواسطة ،ویشمل ایضا الاوصیاء ومتولي الاوقاف فان جمیعهم تناط تصرفاتهم العائدة

لمن هم تحت ولايتهم بالمصلحة ،اى بما فيه نفع يعود اليهم ،والا فتصرفهم غير صحيح ولا نافذ شرعاً،وهذه قاعدة مافى الاشباه تصرف الامام على الرعية منوط بالمصلحة شرح المجلة ج ا ص ۱۴۲ مكتبه رشيديه كوئته .وايضا بقى شئى هل للامام ان يزيد الفاضل عن المفضول فى العطاء ام الاولىٰ التسوية ؟ان سيد نا الصديق كان يرىٰ التسوية فى العطاء ونقل فى الاشباه عن المحيط ان الراى فى ذالك للامام من تفضيل وتسوية من غير ان يميل فى ذلك الى هوى الى ان قال وذكر الزيلعى من الخراج بعد ان ذكر ان اموال بيت المال اربعة انواع قال :وعلى الامام ان يجعل لكل نوع حكما يختص به .ويجب على الامام ان يتقى الله ويصرف الى كل مستحق قدر حاجة من غير زيادة ،فان قصر فى ذلك كان الله عليه حسيبا .شرح المجلة ج ا ص ۱۴۳ .وكما فى المشكواة قال رسول الله ﷺ الا لا تظلمو الالا يحل مال امرأ الا بطيب نفس منه اوكما قال عليه السلام .رواه البيهقى فى شعب الايمان والدار القطنى فى المجتبىٰ المشكواة ص ۲۵۵ قديمى كتب خانه كراتشى.وكما فى شرح المجلة الضرورات تبيح المحظورات ،هذه قاعدةالاصولية ماخوذ من النص وهوقوله تعالىٰ "الامااضطررتم اليه" والاضطرار حاجة شديدة والمحظور المنهى عن فعله يعنى ان الممنوع شرعا يباح عند الضرورة .شرح المجلة ج ا ص ۵۵ .وكما فى الاشباه والنظائر :لاينسب الى الساكت قول ولو رأى غيره يتلف ماله فسكت ،لايكون اذنا باتلافه شرح الاشباه والنظائر ج ا ص ۳۸۳ .وكما فى الشرح المجلة لا ينسب الى الساكت قول يعنى انه لا يقال لساكت انه قال كذا ولكن السكوت فى معرض الحاجة بيان يعنى ان السكوت فيما يلزم التكلم به اقرار وبيان ص ۱۸۱ .وايضا ولو اتلف مال آخر وصاحب المال يشاهد وهو ساكت لايكون سكوتا اذنا بالاتلاف فسائل له ان يضمنه .شرح المجلة ج ا ص ۱۸۲ .فقط والله تعالىٰ اعلم بالصواب.

نعمت اللہ حقانی دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

۲۱رجب المرجب ۱۴۲۷ھ

وجوب قربانی میں مکان اضحیہ کا اعبتار ہے نہ کہ مکان مضحی کا

السلام علیکم!

مندرجہ ذیل مسئلہ کی تحقیق علماء راسخین کے اقوال کی روشنی میں محتاج اشاعت ہے ہمارے گاؤں میں اس مسئلہ میں علماء ومفتیان کے دو آراء ہیں ۔دونوں رائے کچھ تفصیل کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ادارہ ہذا سے امید ہے کہ وہ قارئین کے فائدے کے خاطر اس اہم مسئلہ کو بھی زینت قرطاس مجلہ بنائیں ۔ المرجو عنكم الدلاة ماجورين .

مسئلہ:ہمارے بڑے بھائی امریکہ میں مقیم ہے اور وہ عیدالاضحی کے موقع پر اپنی قربانی کا ہمیں وکیل بنا کر رقم بھیج دیتے ہیں ۔دریافت